حضور اکرم ﷺ نے خارجیوں کی نشاندہی فرماتے ہوئے ایک ارشاد یہ بھی فرمایا!

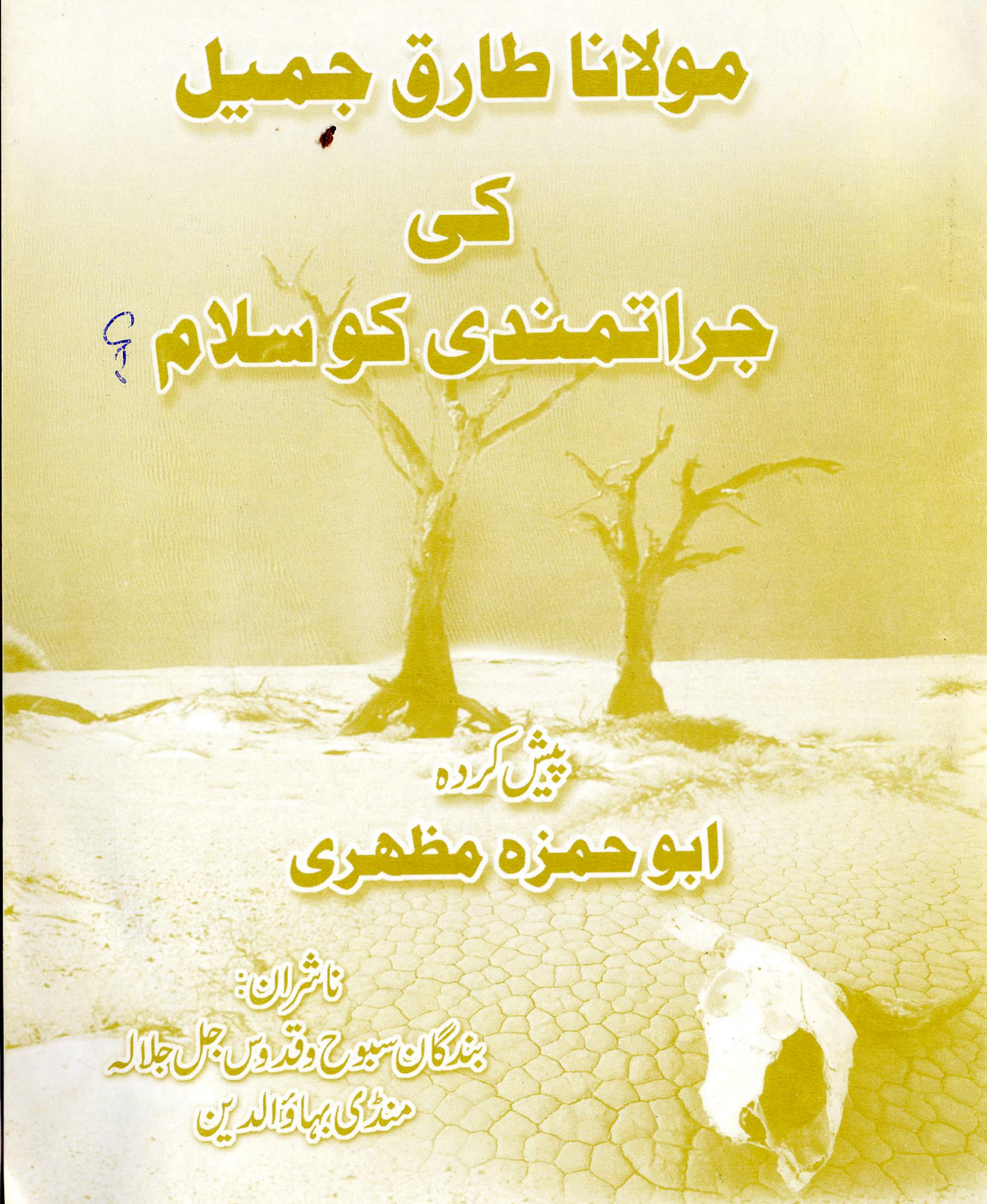
يُحسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ الْفِعلَ (بیہقی شریف ص ۲۹۷ ج ۸)

(خارجی) باتیں بڑی حسین وجمیل کریں گے جب کہ فعل وکردار کے گندے ہوں گے۔

مولانا طارق جمیل

کی

جراتمندی کو سلام



پیش کردہ

ابو حمزہ مظہری

ناشران:
بندگان سبوح وقدوس جل جلالہ
منڈی بہاؤالدین

مولانا طارق جمیل صاحب! آپ کی صدا پر بندۂ ناچیز حاضر ہے۔

باسمہ تعالیٰ وتقدس

ازابوحمزہ مظہری

ادارہ نشریات اسلامیہ مرکزی جامع مسجد روڈ نزد پرانا جی ٹی ایس اڈا منڈی بہاؤالدین سے ہمیں مولانا طارق جمیل مرکزی مبلغ تبلیغی جماعت آف تلمبہ ضلع خانیوال کا ایک کیسٹ ملا جس میں مولانا طارق جمیل نے دیگر بہت ساری باتوں کے علاوہ ایک آرزو بھی ظاہر فرمائی ہے کہ تبلیغی جماعت والوں کے پاس ایک کتاب ہوتی ہے وہ پڑھو اس میں کوئی ایسی بات ہو تو اُنکو پکڑو۔

(پھر انتہائی کرب کی حالت میں کہا) لیکن یہ کیا اندھا دھند بس ٹھیک ہے ٹھیک ٹھیک، نکلو نکلو، نکلو۔

(پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد میں خطاب)

اس سے قبل تبلیغی جماعت کے کسی رکن یا مبلغ کا ایسا مطالبہ فقیر کے سامنے نہیں آیا۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ مولانا کی خواہش ہے کہ ان کی کتاب میں کوئی ایسی بات نظر آئے تو ان کو پکڑو اس سے قبل تو تبلیغی جماعت کا طریقہ مبارکہ یہ تھا کہ اپنی ہی سناتے تھے اور ان کی خدمت میں علماء دیوبند کی کوئی بات عرض کی جاتی یا ان کی احادیث طیبہ میں بددیانتی اور تبلیغی نصاب میں کی گئی خیانتوں کے بارے کچھ معروضات پیش کی جاتیں تو لاتعلقی اور بے رغبتی کا اظہار کرتے ہوئے کہتے تھے۔ کہ یہ علماء کی باتیں ہیں ہم تو صرف سیکھنے کے لیے آئے ہیں۔ پھر دبے لفظوں میں آہستہ سی آواز میں سکھانے کے لئے کہہ دیتے اب مولانا طارق جمیل

خود فرماتے ہیں کہ ان کی کتاب میں کوئی ایسی بات نظر آئے تو ان کو پکڑ ولہذا یہ حضرات اپنے ساتھ لائی ہوئی کتاب کے مندرجات کے ذمہ دار ہیں اگر اس کتاب کی غلط عبارات کا جواب نہ دیں تو دیگر وجوہ کے علاوہ اس بنا پر بھی اہلسنت وجماعت کی مساجد میں رہنے کے ہرگز ہرگز حقدار نہیں ہیں کیونکہ یہ مولانا طارق جمیل صاحب کا اپنا ارشاد ہے کوئی ایسی بات نظر آئے تو ان کو پکڑو لیکن یہ کیا اندھا دھند بس ٹھیک ہے ٹھیک ٹھیک، نکلو، نکلو، نکلو

(پنڈی بھٹیاں میں خطاب)

اس کے بعد مولانا نے گالی دیتے ہوئے فرمایا جاؤ تہاڈے بیڑے بُڈھ جاون ہم گالی کا جواب تو نہیں دیں گے لیکن مولانا طارق جمیل کی دلی خواہش پر تبلیغی نصاب کا مرحلہ وار جائزہ ضرور پیش کریں گے۔ طارق جمیل کی ناصحانہ آرزو کی تکمیل حاضر خدمت ہے اس کے بعد (مولانا طارق جمیل کا غیر فطرتی سوال) کا جواب آئے گا تکمیل کی دعا کرتے رہنا پھر ان کی کتابوں کے مطالعہ کا تازہ بہ تازہ سلسلہ جاری رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ

عرضِ فقیر

اگر فقیر بلاوجہ ان کی کتاب پر تبصرہ کرتا تو اشتعال کا پہلو نکل سکتا تھا۔ لیکن مولانا طارق جمیل کی دعوت پر تبصرہ کرنا فقیر کا فرض منصبی ہے جو ادا کرنا فقیر کی انتہائی سعادت مندی بھی ہے اور علماء و مشائخ و عوام اہلسنت وجماعت کی روح کی تسکین بھی

ابوحمزہ مظہری ۱۵ شوال المعظم ۱۴۲۴ھ

مولانا طارق جمیل صاحب کی خدمت میں پہلی سلامی

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

فقیر کے سامنے ایک کتاب ہے جس کا نام ہے "تبلیغی نصاب مکمل"
مصنف کا نام یوں درج ہے۔

"حضرت مولانا الحافظ الحاج المحدث محمد زکریا صاحب مدظلہ شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم"
یہ ناشران قرآن لمیٹڈ اردو بازار لاہور کی مطبوعہ ہے اس میں مولانا زکریا کے نام کے ساتھ مدظلہ درج ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا سایہ لمبا ہو یہ زندہ سلامت رہیں الغرض یہ مولانا زکریا کی زندگی کا مطبوعہ نسخہ ہے۔

فقیر کے سامنے ایک اور کتاب پڑی ہے جس کا نام ہے۔ "فضائل اعمال"
مصنف کا نام یوں درج ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب نوراللہ مرقدہ

ناشر خواجہ محمد اسلام اردو بازار لاہور
اس کتاب کے سرورق کے بعد مولانا زکریا کا مکتوب بھی دیا گیا ہے جس میں مولانا نے خواجہ محمد اسلام کو ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ میں اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی تھی الغرض دونوں کتابیں ایک ہی مصنف کی ہیں ایک ان کی زندگی کی مطبوعہ ہے اور دوسری ان کے مرنے کے بعد شائع ہوئی ان دونوں کتابوں کے ابواب حسب ترتیب یوں ہیں۔

۱فضائل تبلیغ	۱ حکایات صحابہؓ
۲فضائل نماز	۲ فضائل نماز
۳فضائل قران	۳ فضائل تبلیغ

۴فضائل ذکر	۴ فضائل ذکر
۵فضائل رمضان	۵فضائل قرآن
۶فضائل درود شریف	۶فضائل رمضان
۷ حکایات صحابہؓ	۷مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج
۸مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج	

آپ بغور ملاحظہ فرمائیں کتاب ایک ہے مصنف ایک ہے نام دو کیوں ہیں؟ اور ایک کتاب آٹھ رسالوں پر مشتمل ہے اور دوسری سات رسائل پر اس کی وجہ کیا ہے؟

ایک کتاب کی ترتیب یوں ہے ۱ فضائل تبلیغ ۲ فضائل نماز ۳ فضائل قرآن ۴ فضائل ذکر ۵ فضائل رمضان ۶ فضائل درود شریف ۷ حکایات صحابہؓ ۸ مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج دوسری کتاب کی ترتیب یوں ہے حکایایت صحابہؓ ۲ فضائل نماز ۳ فضائل تبلیغ ۴ فضائل ذکر ۵ فضائل قرآن مجید ۶ فضائل رمضان ۷ مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج

ناظرین اصل بات سمجھ گئے ہوں گے کہ تبلیغی نصاب کے نام سے چھپنے والی کتاب میں فضائل درود شریف والا رسالہ موجود ہے جب کے فضائل اعمال کے نام سے چھپنے والی کتاب میں فضائل درود شریف والا حصہ موجود نہیں ہے۔

عذرِ لنگ ۱

فقیر سراپا تقصیر نے اپنے علم کے اضافہ کے لئے مختلف حضرات سے بالخصوص ان حضرات سے جو حاضر سروس چلہ کش تھے اور ایک عرصہ سے چل رہے تھے دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ کتاب بھاری ہو جاتی تھی اس لئے رسالہ فضائل درود شریف نکال دیا گیا ہے فقیر نے تبلیغی نصاب کا وزن کیا جو فضائل درود شریف سمت (۸۳۰ گرام) آٹھ سو تیس گرام نصف

جس کا چار سو پندرہ گرام (۴۱۵ گرام) ہوتا ہے نکلا پھر درود شریف کے بغیر چھپنے والی کتاب فضائل اعمال کا وزن کیا تو کُل وزن سات سو گرام تھا جس کا مطلب ہے کہ فضائل درود شریف والی کتاب کا وزن ۱۳۰ گرام زیادہ تھا بستروں لوٹوں چولہوں کا وزن اُٹھا کر اور اہل وعیال کو خستہ حالی میں چھوڑ کر گشت کرنے والے تبلیغی جماعت کے نازک تر مسلمانوں کو فضائل درود شریف کا صرف ۱۳۰ گرام بوجھ اُٹھانا برداشت نہ تھا جاؤ تہاڈے بیڑے بڈ جاون (بقول مولوی طارق جمیل پنڈی بھٹیاں میں خطاب) ۱۳۰ گرام سے بھی قیامت کی ساعتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا کہ یہ وزن ہلکا ہوگا تو محشر کی سختی سے چھوٹیں گے لاحول ولاقوۃ اِلا باللہ

عذر لنگ ۲

فقیر نے کچھ اور طواف القری تبلیغی جماعت کے اہلکاروں سے دریافت کیا کہ فضائل درود شریف تو نکال دیا لیکن کتاب کا نام بدل کر فضائل اعمال کیوں رکھا؟ جس پر (فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ) کا نقشہ دکھائی دیا کہ حضرت نے چپ کا روزہ رکھ لیا۔

عذر لنگ ۳

ایک صاحب فرمانے لگے درود شریف الگ شائع کیا گیا ہے فقیر نے کہا کہ الگ بھی شائع کرنا اچھا ہے مگر کتاب میں موجود رہنا بھی ضروری ہے کتاب میں موجود بھی رہتا اور الگ بھی چھپ جاتا جیسا کہ قرآن عزیز کی مختلف سورتیں الگ بھی چھپتی ہیں اور قرآن مجید میں بھی موجود رہتی ہیں کیا ایسا کبھی ہوا ہے کہ قرآن مجید کے کسی نسخہ میں سورۃ یٰسین شریف نہ ہو کیونکہ یہ الگ چھپی ہوئی ہے ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہے۔

عذر لنگ ۴

اصل کتاب کی ترتیب کیوں بدلی ہے؟

اس کا کسی صاحب نے جواب نہیں دیا

عذر لنگ ۵

ایک صاحب نے فرمایا کہ فضائل اعمال الگ کتاب ہے اور تبلیغی نصاب الگ کتاب ہے فقیر نے کہا کہ فضائل اعمال میں جو کچھ ہے وہ حرف بحرف تبلیغی نصاب میں موجود ہے تو الگ کتاب کیسے ہوگی؟ ہاں فضائل درود شریف نکال دینے سے الگ کتاب ہوگئی ہو تو یہ تمہاری صوابدید ہے ورنہ عقل و درایت کی دنیا میں یہ الگ کتاب نہیں رہتی۔

عذر لنگ ٦

فقیر نے ایک طویل الجلہ دراز لحیہ شفاف استرا والی جماعت سے عرض کیا کہ حضرات کتاب میں درود شریف کے فضائل شامل کرنا تو محبت کی علامت ہے تم یہ بتاؤ کے کتاب سے نکالنا بھی محبت کی علامت ہے یا کہ بغض کی پہچان ہے اس جماعت میں کافی سارے حضرات بقول حضرت سعدی علیہ الرحمۃ وقت پیری گرگ ظالم میشود پرہیز گار کا مصداق نظر آتے تھے چونکہ وہ پیرانہ عمری کا شکار تھے روشن ضمیری روشن خیالی سے بے نیاز تھے وہ کہنے لگے کہ جنہوں نے فضائل درود شریف شامل کیا تھا انہوں نے غلط کیا تھا فقیر اور دیگر حاضرین یہ سن کر ششدر رہ گئے کہ یہ اتنی طویل ڈاڑھیوں اور تازہ استرہ کشیدہ سروں والے اتنے لوگوں کی موجودگی میں ان کی تصدیق پر خاموش بیٹھے ہیں۔ میں نے چونکتے ہوئے دوبارہ دریافت کیا کہ فضائل درود شریف شامل کرنے والوں نے غلط کیا ہے یا نکالنے والوں نے؟

توانہوں نے بے شرمی و بے حیائی کے کوہِ الوند سے کودتے ہوئے کہا کہ جنہوں نے فضائل درود شریف کو شامل کیا ہے اُنہوں نے غلط کیا ہے۔اس پر تمام حضرات نے لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم پڑھ کران کوان کے حال پر چھوڑ دیا اور حدیث شریف ''اَلْخَوَارِجُ کِلَابُ اَہْلِ النَّارِ'' (ابنِ ماجہ ص ۱۲) کے مصداق کی طرف متوجہ ہو گئے۔مولانا طارق جمیل کا ہم سے مطالبہ ہے کہ ان تبلیغ والوں کے پاس ایک کتاب ہوتی ہے اسے پڑھو اب مولانا طارق جمیل کا اخلاقی فرض بنتا ہے کہ فضائل درود شریف نکالنے والوں اور مرکز میں بیٹھے جماعتوں کو کتاب دے کر روانہ کرنے والوں سے پوچھ کر ہمیں بتائیں۔

نمبر۱: کیا فضائل درود شریف کا حصّہ نکالنا رسول اللہ ﷺ سے بغض کا پتہ نہیں دے رہا؟

نمبر۲: کیا کتاب کا نام تبدیل کرنا کسی اندرون خانہ گہری اور گندی سوچ کی نشاندہی نہیں کر رہا؟

نمبر۳: کیا کسی کتاب کے مصنف کے مرنے کے بعد دوسرے لوگوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس کتاب میں من پسند تبدیلی کرلیں اور اس کا نام تبدیل کرلیں؟

نمبر۴: کیا کسی کتاب کے حصّوں کو آگے پیچھے کرنا اخلاقی لحاظ سے درست ہے؟

نمبر۵: جو شخص یہ کتاب ہاتھ میں لیے لوگوں کو سناتا پھرے اور لوگوں کو پڑھنے کی ترغیب بھی دے کیا اس سے سوال کرنا کوئی فضول بات ہے؟ اور کیا اس کا وضاحت نہ کرنا فطرت انسانی کے مطابق درست ہے؟

مولانا طارق جمیل کی خدمت میں دوسری سلامی

مولانا طارق جمیل کی خدمت میں سلامی پیش کرتے ہوئے عرض ہے کہ پرانا تبلیغی نصاب

موجودہ فضائل اعمال کا ایک حصہ ہے حکایات صحابہ جس میں بیر معونہ کی لڑائی کے عنوان سے اصحاب رسول ﷺ کی شہادت کا تذکرہ کیا گیا ہے بیر معونہ کو نجدی حضرات اس انداز سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کے مطالبہ پر حضور اکرم ﷺ نے ستر قراء صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو روانہ فرمایا۔ نجدیوں نے اُنھیں شہید کر دیا جس کا حضور اکرم ﷺ کو سخت صدمہ ہوا تو ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھتے رہے اور نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ اگر حضور اکرم ﷺ کو غیبی امور کا علم ہوتا تو آپ اُنھیں نہ بھیجتے۔

یہ واقعہ بہت سے دیوبندیوں نے نقل کیا ہے اور یہ استدلال بھی پیش کیا ہے میں قصداً اُس کا حوالہ نہیں دے رہا کیونکہ ناظرین ذرا اپنے ذہن پر زور دیں گے تو کئی مولویوں کی تقریریں یاد آ جائیں گی جن میں اُنہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جب نجد کا ایک باشندہ ابو براء عامر بن مالک نجدی آیا تھا اور اس نے اپنی پناہ دیتے ہوئے قراء اپنے ساتھ لے جانے کا تقاضا کیا تھا تو رسول ﷺ نے فرمایا تھا۔

انی اخشی علیہم اہل نجد

یقیناً مجھے (صحابہ کرام علیھم الرضوان) کے بارے میں نجدیوں کا خوف ہے۔

تفسیر مظہری ص ۱۷۳/ ج ۲ تاریخ ابن کثیر ص ۷۵/ ج ۴

تفسیر خازن ص ۳۱۸/ ج ۱

اس حدیث شریف میں اِنَّ کے ساتھ تاکید بیان کی گئی ہے کہ یہ بات یقینی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے یہ پختہ بات ہے اس بارہ میں کوئی شک نہ کرنا یہ بات اسی طرح ہی ہے لفظ اِنّ ان تمام مفہومات کو بیان کر رہا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بات پکی ہے حدیث کے

لفظ اَلخشٰی کا معنی ہے میں خوف کھاتا ہوں میں ڈرتا ہوں قرآن عزیز میں ہے اِنَّما یَخشَی اللّٰہَ مِن عِبَادِہِ العُلَمَاءُ (فاطر ۲۸) اس کا ترجمہ جناب علامہ شبیر عثمانی یوں کرتے ہیں اللہ سے ڈرتے وہی ہیں اس کے بندوں میں جن کو سمجھ ہے اسی طرح سورۃ فاطر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ انما تنذر الذین یخشون ربھم بالغیب تو تو ڈر سنا دیتا ہے ان کو جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے فاطر ۱۸

ترجمہ جناب شبیر احمد عثمانی

اسی طرح دیگر مقامات پر بھی مشہور دیو بندی عالم شبیر احمد عثمانی نے خشیت کا معنی ڈر کیا ہے اس حقیقت کے بعد مولانا طارق جمیل کے ارشاد پر مولانا زکریا کاں دھلوی کی کتاب (سابقہ نام) تبلیغی نصاب اور موجودہ نام فضائل اعمال کا حصہ حکایات صحابہ علیہم الرضوان میں بیر معونہ کی لڑائی ملاحظہ فرمائیں۔

بیر معونہ کی لڑائی

بیر معونہ کی ایک مشہور لڑائی ہے جس میں ستر صحابہ علیہم الرضوان کی ایک بڑی جماعت پوری کی پوری شہید ہوئی جن کو قراء کہتے ہیں اس لیے کہ سب حضرات قرآن مجید کے حافظ تھے اور سوائے چند مہاجرین کے اکثر انصار تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ بڑی محبت تھی کیوں کہ یہ حضرات رات کا اکثر حصہ ذکر و تلاوت میں گزارتے تھے اور دن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے گھروں کی ضروریات لکڑی پانی وغیرہ پہنچایا کرتے تھے۔ اس مقبول جماعت کو نجد کا رہنے والا قوم بنی عامر کا ایک شخص جس کا نام عامر بن مالک اور کنیت ابو براء تھی اپنے ساتھ اپنی پناہ میں تبلیغ اور وعظ کے نام سے لے کر گیا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد بھی فرمایا تھا

کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرے اصحاب کو مضرت نہ پہنچے مگر اُس شخص نے بہت زیادہ اطمینان دلایا۔ آپ نے ان ستر صحابہؓ کو ہمراہ کر دیا اور ایک والا نامہ عامر بن طفیل کے نام جو بنی

عامر کا رئیس تھا تحریر فرمایا جس میں اسلام کی دعوت تھی

حکایات صحابہؓ ص ۷۹ بقدر ضرورت

اس میں مولانا زکریا سہارنپوری نے ذکر فرمایا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد بھی فرمایا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرے اصحاب کو مضرت نہ پہنچے انی اخشی کا ترجمہ مولانا زکریا نے مجھے اندیشہ ہے کیا ہے جب کہ اندیشہ مصدر ہے اندیشیدن بمعنی فکر کرنا سوچنا جو کہ شک کی صورت میں ہوتا ہے مولانا سہارنپوری اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد ﷺ کی یقینی بات کو شک کی صورت میں ڈھال رہے ہیں کیونکہ اس کے ساتھ یہ بھی کہہ رہے ہیں کے میرے اصحاب کو مضرت نہ پہنچے مذکورہ جملہ قضیہ شکیہ ہے جب کہ حدیث شریف میں شک کا کوئی لفظ نہیں ہے وہ اِنَّ کے ساتھ کلام موکد ہے جو یقین کی صورت میں ہوتا ہے دیگر علماء دیوبند تو سرے سے اس بات کا ذکر ہی نہیں کرتے مولانا زکریا نے ذکر تو کیا ہے مگر روایتی بد دیانتی کا مظاہرہ بھی فرما دیا ہے اگر خشیت کا معنی اندیشہ کیا جائے تو سورۃ فاطر میں مذکور ارشاد باری تعالیٰ یخشون ربھم بالغیب کے معنی ہوں گے کہ وہ بن دیکھے اپنے رب کا اندیشہ کرتے ہیں اور انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کے معنی ہوں گے یقیناً اللہ کا اندیشہ کرتے ہیں اس کے بندوں میں سے وہی جو علم والے ہیں جب جبکہ یہ دونوں ترجمے بداہۃً غلط ہیں۔

مولانا طارق جمیل کی خدمت میں تیسری سلامی

انہوں نے تبلیغی نصاب پڑھنے کی تلقین کی تو فقیر نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر پڑھا مسلم شریف کے باب فضائل ابی ذر میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ درج ہے اس میں ص ۲۹۶ ج ۲ پر درج ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳۰) دن تک مسجد حرام میں رہے آپ صرف آب زم زم نوش فرماتے رہے جس سے یہ خوب موٹے تازے ہوگئے پھر حضور اکرمؐ کی خدمت میں باریابی کا شرف پایا اس کے ساتھ ہی ص ۲۹۷ ج ۲ پر یہ روایت درج ہے کہ تین دن تک حرم شریف میں ٹھہرے اور ہر رات کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا کھلاتے رہے مگر بات چیت نہ ہوتی مولانا زکریا سہارنپوری

کے ہاتھ کی صفائی دیکھو کہ جس حدیث میں ایک عظیم صحابی کی عظمت زیادہ اجاگر ہے اور وہ ہے بھی پہلے اس کا ذکر نہیں کیا اس کے بعد والی تین دن والی حدیث شریف ذکر کر دی کیا مولانا زکریا کاندھلوی اپنے پیروکار تبلیغیوں کو یہ تاثر دینا چاہتے ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو چند دن (اس واقعہ میں تین دن) تک تکلیف میں رہتے تم تو ماشاءاللہ سبحان اللہ دارے اللہ کے ولیو چلے پر چلے لگائے جا رہے ہو۔ تمھاری قربانیاں اصحاب رسول ﷺ سے بڑھ کر ہیں نعوذ باللہ من شرور انفسنا

مولانا طارق جمیل کی خدمت میں چوتھی سلامی

مولانا زکریا سہارنپوری کاندھلوی کی کتاب تبلیغی نصاب حصہ دوم فقیر کے سامنے پڑی ہے پرانی کتاب کا نام تبلیغی نصاب حصہ دوم ہے اور جدید مطبوعہ کتاب کا نام فضائل صدقات ہے پرانی کتاب کے ص ۲۵۸ حصہ اول پر ایک واقعہ درج ہے جس پر ایک صاحب کا تفصیلی نوٹ دارالعلوم محمد یہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤالدین کے مرحوم ماہنامہ حافظ الحدیث کی جلد اشارہ نمبر ۷ میں جولائی ۲۰۰۱ء کو شائع ہوا تھا جسے مرحوم ماہنامہ کے شکریہ کے ساتھ بعینہ نقل کر رہے ہیں ھو ھذا

اَشَدُّ الْمَسَاکِین کی حدیث شریف میں دلیرانہ چال

ویسے تو ہر جماعت ہر گروہ ہر فرقے بلکہ ہر فرد کی الگ الگ خصوصیات ہوتی ہیں جن کی بنا پر باہم امتیاز پیدا ہوتا ہے مگر کچھ افراد یا گروہ اپنی امتیازی خصوصیات کی بنا پر بہت ہی نمایاں ہو جاتے ہیں اور وہ خصوصیات ان کا لازمہ بن جاتی ہیں جیسا کے پاکستان بھر میں بلکہ برصغیر اور بیرونی ممالک میں دین کے نام کا ہوکا دینے والی منفرد شان اور جداگانہ کردار کی حامل تبلیغی

جماعت کا نمایاں وصف اور جداگانہ خصوصیت وہ ان کی نرم روی اور نرم کلامی اور ظاہری خیر خواہی کا جذبہ ہے مثلاً ایک شخص اپنے آپ کو اگر واقعتہً جماعت کے گشت کے لئے وقف کر دے تو جماعت کے دیگر مخلصین اسے معاشی فکر سے آزاد کر دیتے ہیں یہ ہمارے مشاہدے کی بات ہے حتیٰ کہ بعض لوگوں سے یہ بھی سنا گیا ہے کہ ان کے پاس ایسا منتر ہے کہ جو شخص ایک چلہ لگالے وہ چاہے کتنا ہی کرخت کیوں نہ ہو وہ نرم ہو جاتا ہے جیسے شبیہ ذوالجناح کو تعزیہ داری کے دوران ٹھنڈا کر لیا جاتا ہے اور ان کے مخالفین اسی خوبی کی بنا پر طعنہ زنی کے انداز میں انہیں گربہء مسکین کا لقب دیتے ہیں مجاہد ملت علامہ عبدالستار خان نیازی رحمتہ اللہ علیہ اپنے خطابات میں اسی لفظ سے انکو یاد فرمایا کرتے تھے اور اس پر پر لطف مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے جلسہ گاہ کو کشت زعفران بنادیا کرتے تھے بہر حال ان کی مسکینی حالت اور مسکینی چال ہر ایک کے سامنے ہے بلکہ دیگر مساکین کے ساتھ ان دین کے کام میں چست مسکینوں کا مقابلہ کیا جائے تو انہیں۔ اَشَدُّ الْمَسَاکِین کہنا بالکل بجا ہوگا سب کچھ یا بہت کچھ ہوتے ہوئے مسکین بن کے رہنا بہت بڑی خوبی اور اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جسے نصیب ہو۔

بعض مسکین کبھی کبھی ایسا کام بھی کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ عقلمند اور حلیم آدمی کا سر چکرا کر رہ جاتا ہے۔ ایسی ہی صورت حال میں راقم الحروف بھی گرفتار ہے یہ میرے سامنے فضائل صدقات نامی کتاب ہے جس کا ٹائٹل یوں ہے تبلیغی نصاب حصہ دوم جس میں فضائل صدقات دونوں حصے اور فضائل حج کو یکجا مجلد کیا گیا ہے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہ ادارہ اشاعت دینیات حضرت نظام الدین ؒ نئی دہلی نمبر ۱۳ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فضائل صدقات کتاب شروع میں تبلیغی نصاب کا حصہ تھی بعد میں الگ کر دی گئی اور فضائل صدقات کا نام دے دیا گیا اور مصنف کے نام کے ساتھ دامت برکاتہ کے تعریفی کلمات بتاتے ہیں کہ حضرت کے دور میں یہ کتاب چھپی تھی نام کے ساتھ شیخ الحدیث بھی لکھا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ یہ کوئی عام رائٹر یا مصنف نہیں ہے بلکہ حدیث شریف پڑھانے والے کے قلم کی یہ کاوش پیش دست ہے تبلیغی نصاب میں جا بجا اس کا اظہار بھی ہوا ہے کہ مصنف حدیث شریف

کے اُستاذ ہیں حدیث شریف پڑھانے والے سے صحاح ستہ کی کوئی حدیث اوجھل نہیں رہ سکتی بالخصوص فضائل اعمال کے مصنف ایسے شیخ الحدیث سے نسائی شریف اور ابوداؤد شریف کی کوئی حدیث اوجھل رہے علم حدیث کے خدام میں ایسا شخص اس منصب فاضلہ کے لائق نہیں ہے اور بالخصوص ایک ایسی حدیث جس پر فقہ حنفیہ کے ایک اہم ترین مسئلہ کہ عورتوں کے زیورات پر زکوۃ فرض ہے؟ کی بنیاد ہو کسی حنفی شیخ الحدیث سے تو کیا درمیانے درجے کے مدرس سے بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ آمدم برسر مطلب

اس تمہیدی گفتگو کے بعد عرض ہے کہ صحاح ستہ کی دو اہم کتابوں نسائی شریف اور ابوداؤد شریف میں حدیث شریف ہے ان امراءۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعھا ابنۃ لھا وفی ید ابنتھا مسکتان غلیظتان من ذھب فقال اتعطین زکوٰۃ ھٰذا قالت لا قال ایسرک ان یسورک اللہ بھما یوم القیامۃ سوارین من نار فخلعتھما فالقتھما الیٰ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقالت ھما للہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابوداؤد شریف ص ۲۲۵ جلد ا نسائی شریف ص ۲۴۳ جلد ا

ترجمہ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (یمن) کی ایک صحابیہ حاضر ہوئی ان کے ساتھ ان کی صاحبزادی بھی تھیں۔ جن کے ہاتھ میں سونے کے دو بھاری کنگن تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صاحبزادی سے فرمایا کہ کیا تم اس کی زکوۃ ادا کرتی ہو تو انہوں نے عرض کیا نہیں فرمایا کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ ان کے بدلے اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے قیامت کے دن اس پر اس صاحبزادی نے دونوں کنگن بارگاہ نبوی میں پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے دیتی ہوں۔

فضائل اعمال مطبوعہ دہلی در حیات مصنف (شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی دامت برکاتہ نے ان آخری الفاظ مبارکہ ھما للہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا یہ اللہ کے واسطے دیتی ہوں۔ تبلیغی نصاب قدیمی ص ۲۵۸ جلد ۲ مطبوعہ دہلی۔

(مطبوعہ کراچی ص ۳۲۸)

اس ترجمہ میں ولرسولہ کا ذکر نہیں کیا آگے ترغیب کا حوالہ درج کیا ہے تبلیغی نصاب اور فضائل اعمال میں نسائی شریف اور ابوداؤد شریف کے سینکڑوں حوالہ جات درج ہیں یہ حدیث جب ان کتابوں کی ہے تو حوالہ انہیں کا چاہیے تھا ترغیب کا حوالہ دینا جس میں انہیں کتابوں سے حدیث لی گئی ہے چھٹی حِس کو تحریک دیتا ہے ہمارے ایک بزرگ ایک بار حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب زید مجدہ فیصل آباد کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے ترغیب نکال کر دکھائی جس میں حماللہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ تھے نہ کہ صرف حماللہ کے فقیر کے پاس ترغیب موجود ہے اس میں بھی ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں جس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب کسی الجھن میں گرفتار ہیں جس کی بنا پر ترجمہ کرتے وقت ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا ان کو گوارا نہیں ہوا جو کہ ان کی مسکینی حالت کی آئینہ دار ہے وہ الجھن یہی ہے کہ زکوۃ ایک عبادت ہے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آ گیا۔لہٰذا جہاں غیر اللہ کا نام آ جائے تو وہ چیز ناجائز اور حرام ہو جاتی ہے یہ حدیث شریف اس مذکورہ نظریہ کی نفی کر رہی ہے اس کو دور کرنے کے دو ہی طریقے ہیں یا تو اپنا غلط نظریہ تبدیل کر کے حدیث صحیح کے مطابق کر لیں یا حدیث کو بدل کر اپنے ذھن کے مطابق کر لیں تو تبلیغی نصاب کے مصنف جو کہ منصب شیخ الحدیث پر فائز ہیں انہوں نے دوسرا طریقہ بہتر جانا کہ صحاح ستہ کی حدیث شریف میں تھوڑی بہت تبدیلی کر لو تا کہ اپنے نظریئے کے مطابق کر لیا جائے اس لئے ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ کھا گئے اور حوالہ میں عام دستیاب،اصل ماخذ اور زیادہ معتبر کتابوں ابوداؤد شریف اور نسائی شریف کی بجائے ترغیب لکھ دیا۔ راقم آثم نے جب کبھی یہ حوالہ مندرجہ ان اشد المساکین کے چلہ کشوں کو دکھایا اور وضاحت کی درخواست کی تو جواب یہ ہوتا ہم تو مسکین لوگ ہیں یہ علماء سے پوچھیں ہم عرض کرتے کہ آپ مرکز رائے ونڈ سے آئے ہیں اور پھر واپس بھی جانا ہے تو ان سے پوچھ کر آگاہ کر دینا فون نمبر حاضر ہے جوابی لفافہ حاضر ہے اگر ابھی پتہ کر کے آتے ہو تو گاڑی کا انتظام کر دیتے ہیں جواب ہوتا ہم تو بس مسکین آدمی ہیں (مفہوماً)

گذشتہ دنوں ایک جماعت سے ملاقات ہوئی ایک روڈے تبلیغیئے کو یہ بات عرض کی اور اس سے کتاب فضائل صدقات مانگی جب اس نے کتاب دکھائی تو وہاں حدیث شریف کا آخری حصہ یوں درج تھا۔ کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کو دیتی ہوں (ترغیب)

فقیر اس کو دیکھ کر حیران رہ گیا جب غور کیا تو کئی باتیں سامنے آ گئیں۔

نمبر ا: اور اس کے رسول کو دیتی ہوں (ترغیب) اتنی عبارت کی لکھائی مختلف تھی باقی اول و آخر کاتب کا لکھا ہوا تھا اور یہ کسی عام آدمی کا نیز قلم بھی باریک تھا

نمبر ۲: دوسری بات یہ کھٹکی کہ زکوٰۃ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو نہیں دی جاتی ہے بلکہ اس کے مستحقین کو دی جاتی ہے نہ ہی اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کا مستحق ہے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ

نمبر ۳: پہلے صرف یہ عبارت تھی یہ اللہ کے واسطے دیتی ہوں تو اب (لرسولہ) کا ترجمہ شامل کریں تو عبارت یوں چاہیے تھی کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے واسطے دیتی ہوں جب مصنف نے للہ کا ترجمہ یوں کیا ہے یعنی اللہ کے واسطے دیتی ہوں تو ولرسولہ ﷺ کا بھی ترجمہ اس طرح چاہیے کہ اس کے رسول کے واسطے دیتی ہوں۔ راقم الحروف نے مرکز المساکین رائیونڈ سے کتب خانہ فیضی لاہور کے مطبوعہ دو نسخے منگوائے دونوں میں مصنف کے نام ساتھ نور اللہ مرقدہ لکھا ہوا تھا جس کا مطلب یہ کہ مصنف اگلے جہاں سدھار چکے ہیں اس کے ص ۲۳۹ حصہ اوّل پر یہ حدیث شریف شروع ہوتی ہے اور ۲۴۰ کی پہلی سطر پر مکمل ہوتی ہے مگر لطف یہ ہے کہ اس نسخہ پر بھی سن طباعت درج نہیں جو کہ بجائے خود محل نظر ہے (یعنی ٹیکس چوری کا مکروہ دھندا تا کہ تبلیغ میں برکت دوبالا ہو) دوسرا لطف یہ ہے کہ ایک نسخے کے ص ۲۴۰ جلد اوّل کی پہلی سطر یوں ہے۔ کہ یہ اللہ کے واسطے دیتی ہوں (ترغیب)

اور دوسرے نسخے کی پہلی سطر یوں ہے یہ اللہ اور اس کے رسول کو دیتی ہوں (ترغیب) جب کے پہلا نسخہ بھی غلط ہے اور دوسرا بھی پہلے بات تھی کہ ممکن ہے کہ مصنف سے غلطی ہو گئی ہو (ولرسولہ) کا ترجمہ چھوٹ گیا ہو یا واقعتاً بددیانتی کے مرتکب ہوئے ہوں اور اب تصحیح شدہ عبارت میں جو خیانت و بددیانتی اور بالفاظ دیگر یہودیت کا مظاہرہ کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے

کہ شیخ الحدیث کے لقب سے مشہور تبلیغی جماعت کے شیخ المساکین سرکردہ عالم نے (ولرسولہ) کا ترجمہ بھول کر نہیں چھوڑا بلکہ ارادہ اور قصد سے اسے ترک کیا ہے۔ اور تبلیغی جماعت کے موجودہ ذمہ داروں نے اصلاح کے نام سے تصحیح کرتے ہوئے ترجمہ غلط کیا تا کہ کسی نیک کام میں رسول اللہ ﷺ کا واسطہ شامل نہ ہو تو یہ ان کی سراسر بددیانتی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر بہت بڑی جرأت ہے دل کے کسی کونے میں خوف خدا اور شرم رسول ﷺ رکھنے والا کبھی بھی ایسی بے حیائی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔

خوف خدا شرم نبی ﷺ یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

فقیر تبلیغی جماعت کی اس کارستانی پر صرف یہی عرض کر سکتا ہے کہ یہ حرکت ان اشد المساکین کی اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ پر تازہ جرأت ہے اور دلیرانہ چال ہے اور مسلمانوں کی عبرت کی آنکھیں کھولنے کے لئے صادق وصافی سرمہ ہے ان کے صلحکلیت آلود معدوں کی تلیین کے لیے مقبول عام سرکہ ہے

غرض ما نصیحت بود آں کردیم   حوالت باخدا کردیم ورفتیم

مولانا طارق جمیل کی خدمت میں پانچویں سلامی

خیال تھا کہ صرف ایک ہی جرأت مندانہ واقعہ نقل کیا جاتا مگر ہمارے پاس آئے دن زبردستی ڈیرہ جمانے والوں کی بعض باتیں مجبور کر رہی ہیں کہ مزید لکھا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ سلسلہ وار ایسی جرأتیں نمایاں کی جائیں گی سر دست ایک جرأت مندی پیش خدمت ہے تبلیغی جماعت بقول ان کے اللہ کے ولیوں کے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نے فضائل صدقات ص۹۲/۹۳ میں یہ ایک حدیث شریف موطا امام مالک ابوداؤد شریف اور نسائی شریف کے حوالہ سے لکھی ہے۔ عَنْ سعد بن عبادۃؓ قال یارسول اللہ ان اُم سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماءفحفر بیرا وقال ھذہ لام سعد (رواہ مالک وابوداؤد والنسائی کذافی المشکوٰۃ)

(ترجمہ)
حضرت سعدؓ نے عرض کیا یارسول اللہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کے ایصال ثواب کیلئے) کونسا صدقہ زیادہ افضل ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ پانی سب سے افضل ہے اس پر حضرت سعدؓ نے اپنی والدہ کے ثواب کیلئے ایک کنواں کھدوا دیا۔ فضائل صدقات مطبوعہ دہلی درحیات مصنف ص۹۲/۹۳ حصہ اول فضائل صدقات مطبوعہ کتب خانہ فیضی لاہور و مطبوعہ بعد از کوچ سوئے انجام خویش ص ۱۱۱ حصہ اول اس حدیث شریف اور ترجمہ کو بغور اور بار بار دیکھو کہ حدیث شریف کے الفاظ وقال ھذہ لام سعد کا ترجمہ مجھے تو کہیں نظر نہیں آیا اگر کسی صاحب کو نظر آجائے تو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں لیکن مصنف کے درج کردہ ترجمہ میں ان الفاظ کا ترجمہ نہیں ہے اور نہ کوئی دکھا سکتا ہے اس حقیقت کے بعد مجھے یہ بھی دریافت کرنے کا حق ملنا چاہیے کہ مولانا محض ایک مولوی ہی نہیں بلکہ شیخ الحدیث کے مصنف پر فائز ہیں حدیث شریف کے تقدس کو خوب جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ جو شخص زندگی میں ایک بار بھی جھوٹا ثابت ہو جائے تو وہ مردود ہو جاتا ہے وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ جو شخص اپنے گھوڑے کو پکڑنے کیلئے محض حیلہ جوئی کے پیش نظر دامن کو اس طرح پھیلائے کہ گھوڑا قابو آجائے تو محدثین نے ایسے شخص کی حدیث سننا بھی گوارہ نہیں کی اور دور دراز کا پیدل اور تکلیف دہ سفر کرنے کے باوجود ملاقات تک کرنا دینی حمیت اور حدیث مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کے خلاف جانا تو وہ شیخ الحدیث جو کبھی حدیث شریف سے رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی مٹا رہے ہیں جب کہ انہیں معلوم ہونا چاہیے۔

مٹ گئے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے ﷺ

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اور کبھی حدیث شریف کی عربی عبارت مکمل ذکر کرنے کے باوجود حدیث شریف کا آخری حصہ ہضم کر جاتے ہیں کیا یہی دین ہے؟ جس کی رسول اللہ ﷺ نے بنیاد رکھی تھی ایسی بددیانتی اور حدیث شریف میں ایسی خیانت کرنا کیا یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تعلیمات

ہیں؟ کیا ایسے حضرات ہی پاکان امت (بقول ضیاء الامت) ہیں جن کا یہ طریقہ رہا ہے۔ کیا اسلاف کرام نے حدیث شریف میں ایسی حرکتیں کی ہیں۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ایسا ہرگز ہرگز نہیں کیا۔۱۳۶۶ھ سے لے کر آج ۱۴۲۰ھ تک لاکھوں کی تعداد میں چھپنے والے فضائل صدقات میں حدیث شریف کے ساتھ ایسا ناروا اور یہودیانہ سلوک اس بات کی نشاندہی نہیں کر رہا کہ یہ لوگ کتاب اور سنت رسول ﷺ کا لبادہ تو ضرور اوڑھے ہوئے ہیں مگر دلی طور پر یہ کتاب اور حدیث پر مکمل طور پر یقین نہیں کرتے قرآن پاک میں جو آیات بتوں اور مشرکوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں انہیں مومنوں پر چسپاں کرتے ہوئے قرآن عزیز کی دشمنی مول لیتے ہیں اور احادیث طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی حذف کرتے ہوئے بغض مصطفی ﷺ کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حدیث کے بعض حصوں کا ترجمہ ہضم کرتے ہوئے حدیث دشمنی کا بدترین مظاہرہ کرتے ہیں اور پاکان امت کا لقب پاتے ہیں (بقول ضیاء الامت)

مسلمانو! ان کے ظاہری لبادے کی طرف نہ جاؤ حقیقت حال کا ادراک کرو سنیو! مسکین صورتیں دیکھ کر اعتماد نہ کرو سیرتیں بھی پرکھو اہلسنت کے پیشواؤ! ان حدیث دشمنوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے میدان عمل میں کارگر مظاہرہ دکھاؤ اے سنی مساجد کی انتظامیہ تم مساجد اہلسنت کے ذمہ دار متولی اور انتظامیہ ہونے کے ناطے اہلسنت و جماعت کے تحفظ کے ذمہ دار ہو ان کی بھلا مانس شکلیں دیکھ کر ان کو مساجد میں ٹھہراتے ہوئے اہلسنت کو ان کے دام تزویر کا شکار ہونے کا موقع دیتے ہو۔ اپنی اس نازک ادا پر ذرا غور کرو ورنہ اے سنیو! اے مسلمانو! اے اہلسنت کے پیشواؤ! اے اہلسنت کی مساجد کے متولیو اور خدمت گزارو کل قیامت کے روز اگر حضور اکرم ﷺ نے پوچھ لیا کہ تم نے میری حدیث کے دشمنوں سے اور میرا نام مٹانے کی کوشش کرنے والوں سے میری امت کو بچانے کے لئے کیا کیا ہے؟ تو بتاؤ کیا جواب دو گے؟ آج سوچو سمجھو اور بروقت اپنی ذمہ داری کا احساس کرو اللہ تعالیٰ اس

ناچیز اور آپ تمام حضرات کا حامی و ناصر ہو اور رسول اللہ ﷺ کی رحمت ہر حال میں اس سیاہ کار اور آپ حضرات کے شامل حال رہے۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس ﷺ

مولانا طارق جمیل کی خدمت میں چھٹی سلامی

مولانا طارق جمیل کی دلی آرزو ہے کہ ہم تبلیغی نصاب پڑھیں تو ہم نے ان کی آرزو پر لبیک کہا تو حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ نظر سے گزرا اس عنوان پر نظر ڈالنے سے قبل ایک نفس الامری حقیقت کا جاننا ضروری ہے جسے ایک مثال دے کر عرض کرتا ہوں شیرنی جب بچہ جنتی ہے تو اس بچے کے اعضا نمایاں نہیں ہوتے اور ایک مدت تک شیر کا بچہ چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوتا پھر ایک مدت گزرنے کے بعد وہ چلتا پھرتا ہے بڑا ہوتا ہے تو جنگل کا بادشاہ کہلواتا ہے جب وہ جنگل میں دھاڑتا ہے تو دھرتی کانپ جاتی ہے دوسری طرف جب گدھی بچہ جنتی ہے تو وہ صحیح اعضا والا ہوتا ہے اور آدھ پون گھنٹے کے بعد چلنے پھرنے لگ جاتا ہے اور ایک گھنٹے کے بعد دوڑنے لگ جاتا ہے اُسے دوست اور دشمن کی پہچان بھی ہو جاتی ہے جب بھی اس کو پکڑنے کی کوشش کی جائے تو وہ بھاگ کر اپنی ماں کے پاس پہنچ جاتا ہے جب کے شیر کی کیفیت یہ نہیں ہوتی اگر کوئی شخص گدھی کے بچے کی اچھل کود دیکھ کر اسے شیر کے بچے پر فضیلت دے یا شیر کے بچے کے سامنے اس کو اہمیت دے تو یہ اس کی سراسر نادانی اور خرد ماغی ہے کیونکہ فطری طور پر جو کمالات شیر کے بچے میں ہیں وہ کھوتی کے بچے میں نہیں ہیں بات استعداد کی ہے کہ شیر کی استعداد کے مقابلے میں کھوتی کے بچے کی اچھل کود کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اسی طرح انسانی تخلیق کو دیکھو کہ انسانی فطرت کا حامل بچہ جب جنم لیتا ہے تو کئی ماہ تک بیٹھ نہیں سکتا پھر کئی ماہ تک چل نہیں سکتا کئی ماہ تک بول نہیں سکتا صرف رونا جانتا ہے دوسری طرف جب بکری

بچے کو جنم دیتی ہے تو بہت جلد دوڑنے لگ جاتا ہے ممیاتا ہے بھاگ کر ماں کے پستانوں سے غذا حاصل کرتا نظر آتا ہے اگر کوئی شخص بکری کے بچے کا دوڑنا اور ممیانا دیکھ کر اُسے انسان کے مقابلے میں ذکر کرے تو یہ اس کی حماقت ہوگی۔ایک اور نفس الامری بات یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ جب کسی عظیم انسان کا ذکر ہو تو اس موقع پر اس کے مقابلے میں کسی معمولی شخص کا ذکر خلاف ادب ہے اور توہین کے زمرے میں آتا ہے ایک شخص کسی والاشان شہزادے کا ذکر کر رہا ہو دوسرا شخص اس کے مقابلے میں کسی بادیہ نشین آجڑی کے بچے کا تذکرہ شروع کر دے تو کوئی عقل مند بھی اسے گوارا نہیں کرے گا یہ بات بھی نفس الامری ہے کہ جب کسی شخص کی عظمت کا عنوان دیا گیا ہو تو اس کی فضیلت کی چیزوں کا بیان کرنا اخلاقی فرض ہوتا ہے اور ایسے موقع پر ان کے کمالات بیان نہ کرنا قلبی عداوت بغض وعناد اور بخیلی کی علامت ہوتا ہے ان امور نفس الامریہ کے بعد حکایات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باب میں حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ ملاحظہ کر وان کی فضیلت میں وارد کسی حدیث کو مولانا زکریا نے بیان نہیں کیا نہ اہلبیت کرام کی فضیلت میں نازل شدہ کسی آیت کو ذکر کیا ہے کہ یہ اہلبیت ہیں جن کے بارہ میں قرآن عزیز میں اعلان تطہیر ہو چکا ہے نیز یہ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں ان کی محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے الغرض بے شمار احادیث میں ان کی فضیلت مذکور ہے جبکہ حضرتجی سہارنپوری کو کوئی بھی حدیث ذکر کرنے کی توفیق نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی یزیدی کو یہ توفیق ہو سکتی ہے ۔ مولانا زکریا نے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تذکرہ میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر سات برس اور کچھ ماہ تھی ان سے تیرہ حدیثیں مروی ہیں ان کے تذکرہ میں لکھا کہ سات برس کی عمر ہی کیا ہوتی ہے جس میں کوئی علمی کمال حاصل کیا جا سکتا ہو آگے چل کر پھر لکھا کہ سات برس کی عمر ہی کیا ہوتی ہے اس وقت اتنی احادیث (تیرہ) کا یاد رکھنا اور نقل کرنا حافظہ

کا کمال ہے اور شوق کی انتہا (خصوصاً خاندان نبوت کے اکمل فرد کی جن کی مادری زبان بھی عربی ہے۔ جلالی) اس کے بعد حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ بھی اسی سوقیانہ انداز میں کیا کہ حضور اقدس ﷺ کے وصال کے وقت ان کی عمر چھ برس اور چند مہینے کی تھی چھ برس کا بچہ کیا دین کی باتوں کو محفوظ کر سکتا ہے لیکن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایتیں حدیث کی کتابوں میں نقل کی جاتی ہیں۔

حکایات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ص ۱۵۹

اس کے بعد مولانا کاندھلوی نے اپنے ابا جی کا حال یوں بیان کیا کہ میں نے اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ سے بھی بارہا سنا اور اپنے گھر کی بوڑھیوں سے بھی سنا کہ میرے والد صاحب کا جب دودھ چھڑایا گیا تھا تو پاؤ پارہ حفظ ہو چکا تھا اور ساتویں برس کی عمر میں قرآن شریف پورا حفظ ہو چکا تھا اور وہ اپنے والد یعنی میرے دادا صاحب سے مخفی فارسی کا بھی معتد بہ حصہ بوستاں سکندر نامہ وغیرہ پڑھ چکے تھے اس کے چند سطور بعد لکھتے ہیں چھ ماہ تک روزانہ ایک کلام مجید پڑھنا اور پھر اس کے ساتھ دوسرے اسباق بھی پڑھتے رہنا اور وہ بھی سات برس کی عمر میں کوئی معمولی بات نہیں۔

حکایات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ص نمبر ۱۶۰

ناظرینِ محترم مولوی زکریا کا دجل ملاحظہ کیا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تذکرہ میں اپنے باپ کو بھی شامل کر رہا ہے کائنات کے شہزادوں میں کسی دوسرے کا ذکر یہ اس طرح ہے کہ کسی بادشاہ کے ذکر میں کسی بھنگی کی بات چھیڑ دی جائے یہ حکایات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا باب ہے حکایات ابا جی کا باب نہیں ہے اس ظالم نے پہلے ورق سے یہ روش اختیار کر رکھی ہے ایک بات کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرتا ہے تو ساتھ ہی اپنے چچے تایا ماموں اور خالو کو گھسیٹ دیتا ہے حضور ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔

اذا فاتک الحیاء فافعل ماشئت — بے حیا باش ہر چہ خواہی کن

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تذکرہ میں لکھا کہ سات برس کی عمر ہی کیا ہوتی ہے جس میں کوئی علمی کمال حاصل کیا جا سکتا ہو لیکن اس کے باوجود حدیث کی کئی روائتیں (تیرہ) ان سے نقل کی جاتی ہے جب کہ اپنے باپ کے تذکرہ میں لکھتا ہے کہ جب دودھ چھڑایا گیا (یعنی دو سال قمری کی عمر میں) تو پاؤ پارہ حفظ ہو چکا تھا یہ پاؤ پارہ تیرہ حدیثوں سے دوگنا چوگنا بنتا ہے پھر لکھا کہ سات سال کی عمر میں مکمل حفظ اور فارسی کی بڑی کتابیں بوستان اور سکندر نامہ پڑھ چکے تھے آگے لکھا کہ سات سال کی عمر میں ہر روز زبانی پورا قرآن پڑھنا اور دیگر اسباق بھی پڑھنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر شریف ہو تو اتنی عمر میں کوئی کمال علمی حاصل نہیں ہو سکتا اور ان کے اباجی کی داستان ہو تو سات سال کی عمر میں علمی کمال پر فائز ہو چکے تھے یہ اسی طرح ہے جیسے شیر کے بچہ کے مقابلے میں گدھی کے بچے کو ترجیح دی جائے یا کسی شہزادہ کے مقابلہ میں کسی چمارزادے کو اہمیت دی جائے اور کسی چوڑے کے پتر کو برتر سمجھا جائے۔ اس باب کے آخر میں جو گل کھلایا ہے وہ بھی ملاحظہ ہو جس سے ان کی اندر کی کیفیت آشکارا ہو جاتی ہے کہ اپنے اباجی کے مزید کمالات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یہ پرانے زمانے کا قصہ نہیں ہے اسی صدی کا واقعہ ہے لہٰذا یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسی ریاضت قوت اور ہمت اب کہاں سے لائی جائے۔

ماشاءاللہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تقابل انہیں کو زیب دیتا ہے کیونکہ بزرگان دین بڑے بڑے محدثین اولیاء کاملین اپنے مشائخ کی ریاضت کا ذکر تو کرتے رہے ہیں مگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تقابل سے وہ کوسوں دور تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ ہمیں یا ہمارے بزرگوں کو جو

کچھ ملا ہے ان کے طفیل سے ملا ہے اور ہم تو ان کے قدموں کی خاک کے بھی برابر نہیں تقابل کہاں؟ مولانا زکریا کاندھلوی نے اپنے باپ کی روایت میں اپنے خاندان کی بوڑھیوں کی روایت کا حوالہ بھی دیا ہے اسی مناسبت سے فقیر ان کی ایک اور بوڑھی کی روایت بیان کرنا مناسب سمجھتا ہے جو مولانا اشرف علی تھانوی کی پردادی صاحبہ ہیں ان کا واقعہ یوں ہے۔

(مولانا اشرف علی تھانوی کے پردادا محمد فرید صاحب کی) شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا شب کے وقت اپنے گھر مثل زندہ کے تشریف لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائی لاکر دی اور فرمایا کہ اگر تم کسی سے ظاہر نہ کرے گی تو اسی طرح روز آیا کریں گے لیکن اُن کے گھر والوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں گے اس لیے ظاہر کر دیا اور پھر آپ تشریف نہیں لائے یہ واقعہ خاندان میں مشہور ہے۔

(اشرف السوانح جلد اول ص ۱۵)

ان کی بوڑھیوں کی روایات کا آپ خود اندازہ لگائیں کہ وہ کس قسم کی ہوتی ہیں کہ وہ اپنے کارہائے دروں کو کیا کیا رنگ دینے کی مہارت رکھتی ہیں اس سے ان کے باپ کا حال بھی معلوم کرلیں پھر دیکھیں کہ کہاں سید المرسلین ﷺ کے جگر کے ٹکڑے؟ کہاں انڈیا کا ایک کتب فروش ملوانا؟ کہاں سیدۃ نساء العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دودھ نوش جان فرمانے والے شہزادے اور کہاں اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل (بمصداق تقویۃ الایمان ص ۱۷) ایک عورت کی چھاتی سے چمٹنے والا اور بلکنے والا؟ کہاں سید العرب امیر المؤمنین باب مدینۃ العلم کی پاک نسل کے عظیم فرزندان دلبند اور کہاں ہندوؤں کی ہم وطنیت وہم قومیت کی ڈھینگیں مارنے والے ملونٹے کے ناپاک پانی کی پیدائش مولوی زکریا کاندھلوی کا باپ؟

مسلمانو! ذرا غور کرو رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل پاک کی عظمت کو سامنے رکھ کر اپنے دل ودماغ پر زور دیکر اپنے ضمیر سے پوچھو کہ امامین کریمین طیبین طاہرین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عظمت کے مقابلہ میں ان کی کیا حیثیت ہوسکتی ہے؟ کیا ایسے بد باطن ملوانوں کو تم مساجد میں ٹھہرا کر محبت اہلبیت کا ثبوت دیتے ہو یا ان کو موقع دیتے ہو کہ آؤ تم رسول اللہ ﷺ کی شان میں کی گئیں اپنی خیانتوں کو عام کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بغض پر مشتمل کتابیں سناؤ اہلبیت اطہار کے مقدس افراد بالخصوص رسول اللہ ﷺ کی مقدس گود میں کھیلنے والوں آپ ﷺ کے کندھوں پر سواری کا شرف پانے والوں سے اپنے باپ کو بڑھا چڑھا کر ہمیں بتاؤ کہ ہم ہیں کہ تمھیں نیک صورت دیکھ کر میٹھی زبان زبانی کلامی خیر خواہی کے پیش نظر سب کچھ سننے اور ماننے کے لئے تیار ہیں۔ مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ قبر میں حشر میں صراط پر، میزان پر، ہر مقام پر اگر کوئی چیز کام دے گی تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ پر ایمان کامل کام دے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت اور اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع کام دے گی۔ اہلبیت اطہار کی سچی اور سچی عقیدت والفت ومودت کام دے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ثم شاء رسولہ الاعلیٰ ﷺ

ابوحمزہ مظہری عفی عنہ

ضروری نوٹ: تبلیغی جماعت کے عظیم مبلغ مولانا طارق جمیل کی خواہش پر یہ سلسلہ شروع کیا گیا ہے اس کے بعد مولانا طارق جمیل کے ایک نازک سوال کیا تبلیغی جماعت والے گستاخ رسول ﷺ ہیں؟ کا جواب آئے گا دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ محض للہیت کے پیش نظر لکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اشاعت کے لئے اسباب بھی مہیا فرمائے۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین ﷺ

اللہ والوں کا پاکیزہ دینی گھرانہ اور دنیا سے بے رغبتی کا جیتا جاگتا کردار

DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE
روزنامہ نوائے وقت لاہور

معروف بیوٹی پارلر سے طارق جمیل کی اہلیہ اور بھابھی کے زیورات چوری

ممتاز عالم دین کی بھابھی اور اہلیہ کے فیشل کے دوران ملازماؤں نے پرس غائب کر لئے، پارلر کی مالکہ بیرون ملک چلی گئیں

لاہور (محمد اعظم چودھری) ایم ایم عالم روڈ گلبرگ میں معروف بیوٹی پارلر ڈیبلکس سے ممتاز عالم دین طارق جمیل کی اہلیہ اور ان کے بھائی ممتاز کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر طاہر کمال کی اہلیہ کے لاکھوں روپے مالیت کے زیورات اور نقدی چوری ہو گئی ہے۔ گلبرگ پولیس نے مقدمہ

صفحہ 8 پر بقیہ نمبر 4

بقیہ 4 — بیوٹی پارلر

درج کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ 20 جولائی کو طارق جمیل کی اہلیہ صفیہ بی بی اور مولانا کی بھابھی ڈاکٹر عائشہ طیبہ خاکوانی فیشل کروانے کیلئے ڈیبلکس بیوٹی پارلر گئیں جہاں سے ان کا ایک پرس چوری ہو گیا۔ ڈاکٹر عائشہ کے مطابق اس پرس میں 2 عدد طلائی کڑے، ایک جوڑی جھمکا کانٹا، ایک چین، ایک عدد ٹاپس، ایک جھومر اور دیگر زیورات کے علاوہ 80 ہزار نقد موجود تھے۔ ڈاکٹر عائشہ نے الزام لگایا ہے کہ ڈیبلکس کے سٹاف نے فیشل کے بہانے دونوں خواتین کی آنکھوں پر کپڑے ڈال کر ان کا پرس غائب کر لیا۔ گلبرگ پولیس نے ڈاکٹر عائشہ کی درخواست پر مقدمہ درج کیا لیکن مقدمے میں بیوٹی پارلر کی مالک مسرت مصباح کو نامزد کرنے کی بجائے 2 ملازم لڑکیوں کو نامزد کر دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لیڈی پولیس کی بجائے مرد پولیس اہلکاروں نے بیوٹی پارلر پر چھاپہ مار کر وہاں کام کرنے والی خواتین کو ہراساں کیا گیا۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈیبلکس کی مالکہ مسرت مصباح مذہبی پارٹیوں اور مذہبی رہنماؤں سے خوفزدہ ہو کر گذشتہ رات ملک سے باہر چلی گئی ہیں۔

THE DAILY JANG LAHORE
روزنامہ جنگ لاہور
THURSDAY JULY 26, 2007

گلبرگ: مولانا طارق جمیل کی اہلیہ کے بیوٹی پارلر سے غائب ہونیوالے زیورات نہ مل سکے

لاہور (کرائم رپورٹر) گلبرگ میں ایک بیوٹی پارلر سے طارق جمیل اور ڈاکٹر طاہر کمال کی بیویوں کے زیورات نہ مل

صفحہ 17 بقیہ نمبر 6

بقیہ — زیورات نہ مل سکے — 6

سکے گلبرگ پولیس کے مطابق تفتیش ویمن انوسٹی گیشن پولیس کے پاس چلی گئی ہے جبکہ ویمن انوسٹی گیشن پولیس کے مطابق ابھی تک تفتیش ان کے پاس نہیں آئی۔

جامعہ حفصہ کی لٹھ بردار مجاہد طالبات سے گذارش!

چینی مساجیوں کے ساتھ ساتھ مولانا طارق جمیل کے گھر کی خبر بھی لیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔